ڈاکٹر محمد جنید ندوی *

اُردو زبان میں '' لُغات الحدیث'' پر ہونے والے کام کا جائزہ

حرفِ آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الأمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبعد: یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ اسلامی تعلیمات کی تفہیم میں قرآن حکیم کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو حاصل ہے۔ کتاب اللہ کی توضیح وتشریح کے لیے مفسرین کرامؒ نے اپنی زندگیاں صرف کر کے علم تفسیر کا ضخیم علمی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے، اِسی طرح محدثین عظامؒ نے آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال کو جانفشانی سے مرتب کر کے دنیا کے سامنے ایک عدیم النظیر کارنامہ پیش کر دیا جو ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ قرآن اور حدیث کی خدمت کرنے والے علمائے امت کے پیش نظر دو اہم مقاصد تھے۔ پہلا یہ کہ اِن خدمات کے نتیجے میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل ہو جائے اور دوسرا یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری رسول محمد مصطفی ﷺ کا آفاقی پیغام تمام دنیا تک پہنچ جائے جس کی روشنی میں انسانیت دنیوی اور اُخروی فلاح کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔ اِن دو اہم مقاصد کے حصول کے لیے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے آج تک ہزاروں علمائے کرامؒ نے اپنی زندگیوں کو علوم القرآن والحدیث کی خدمت میں صَرف کر دیا۔

تلخیص

اِس مختصر مقالے کا مقصد برصغیر پاک وہند میں اُردو زبان میں '' لُغات الحدیث'' پر ہونے والے کام کا مختصر تعارف اور جائزہ پیش کرنا ہے۔ اِس جائزے میں لُغت نویسی کی ضرورت اور مشکلات کو ''لُغات الحدیث'' کے جانچا گیا ہے۔ عربی زبان میں ''لغات الحدیث'' کی ضرورت اور اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

برصغیر پاک وہند کے علمائے کرامؒ کی خدمات برائے ''علوم الحدیث'' اور اُن کے اعتراف کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔

* سربراہ، شعبۂ علوم اسلامیہ وثقافت۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے کام کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اِن سوالات کا جواب تلاش کیا گیا ہے کہ ماضی کے علماء اور محققین نے اردو ''لغات الحدیث'' پر کام کیوں نہیں کیا؟ اِس کی ضرورت کیوں پیش نہ آئی؟ اور علامہ وحید الزمان کی تالیف ''لغات الحدیث'' صورت میں جو کام ہوا بھی ہے اُس کے بعد مزید کام نہ ہونے کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ اِس کے ساتھ ہی اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر مزید تحقیقی کام کی ضرورت کو اُجاگر کیا گیا ہے اور یہ تجویز کیا ہے کہ اُردو زبان میں '' لُغات الحدیث'' کے موضوع کی مناسبت سے ہونے والے ثانوی کاموں اور ''غریب الحدیث'' پر ہونے والے کام سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اِس کے بعد اُردو زبان میں لغات الحدیث کے موضوع پر مرتب ہونے والی واحد کتاب، جو پہلے ''انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے، پھر ''اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے اور اب ''لغات الحدیث'' کے نام سے شائع ہوئی ہے، اِس کے مصنف علامہ وحید الزمانؒ کا مختصر و جامع تعارف کرایا ہے۔ پھر علامہ کی کتاب ''لغات الحدیث'' کا تعارف کرایا ہے جس میں اِس کا سبب تالیف، مصادر، منہج تدوین، خصوصیات کا ذکر اور تسامحات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اِس مقالے میں اُردو زبان میں ''لُغات الحدیث'' کے موضوع کی مناسبت سے ہونے والے ثانوی کاموں کا مختصر تعارف کراتے ہوئے یہ جائزہ لیا ہے کہ اِن کاموں نے احادیث مبارکہ کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے میں کس حد تک مدد دی ہے۔ مقالے کے آخر میں اِس تحقیق کے نتائج اور تجاویز کو پیش کیا گیا ہے۔

لُغت نویسی کی ضرورت اور مشکلات

یہ ایک حقیقت ہے کہ لغت نویسی ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔ لغت نویس کے کام کا سب سے دشوار پہلو یہ ہے کہ اُسے خیالات اور معنی جیسی غیر مرئی چیزوں کی لفظی تصویریں پیش کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر الفاظ کے معنی مترادفات سے بیان کر دئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل معنی نہیں بلکہ وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معانی تک ذہن کی رسائی کرائی جاتی ہے، پھر الفاظ کے مختلف معنی میں اتنا خفی و دقیق فرق ہوتا ہے کہ تحریر ان کا احاطہ نہیں کر سکتی(۱)۔ چونکہ لغت نویسی ہر زبان کی ضرورت ہے لہٰذا لغت نویسی کی اِن مشکلات کا سامنا ہر زبان کو کرنا پڑتا ہے، بالخصوص جب اُس زبان کی لغت نویسی کا مقصد معاشرے کی روحانی، سماجی، معاشی اور اجتماعی اقدار اور اُصولوں کو متعین کرنا ہو۔ برصغیر پاک و ہند کے معروف مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیعؒ عربی لغت نویسی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ''عربی زبان کی لغت نویسی اپنی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے بذات خود ایک مشکل کام ہے۔ یہ کام اُس وقت اور بھی مشکل اور نازک حیثیت اختیار کر جاتا ہے جب مقصود رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی لغت تیار کرنا ہو۔ امام شافعیؒ جو بے مثال عالم اور فقیہ ہونے کے علاوہ زبردست ادیب اور لُغوی تھے اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ''عربی وسیع ترین زبان ہے اور اس کی تمام لغات کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کسی عام آدمی کے بس کا کام نہیں ہے''(۲)۔

عربی ''لغات الحدیث'' کی ضرورت اور اہمیت

جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قول و فعل کا مطلب تو واضح ہے، تقریر کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں کسی شخص نے کوئی کام کیا یا کچھ کہا اور آپ ﷺ نے اس پر نہ انکار کیا نہ اُسے روکا بلکہ سکوت اختیار فرما کر گویا اس کی توثیق کر دی (۳)۔ حدیث کی اس اصطلاحی تعریف کہ بعد محمد مصطفیٰ ﷺ کے افعال اور تقاریرِ مبارکہ کو سمجھنا اور اُن سے اُصول اخذ کرنا قدرے آسان ہو جاتا ہے لیکن کلام نبویؐ کی فصاحت و بلاغت اور گیرائی و گہرائی کو سمجھنا خود عربوں سے عربی زبان کے اعلیٰ شعور کا متقاضی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ کے الفاظ کو لغوی اور معنوی اعتبار سے سمجھنے کیلئے عربی زبان میں لغات الحدیث مدون کی گئیں۔ اور اسلامی نظام حیات کے بعض ثانوی اُصول وضوابط کے استنباط میں علمائے اُمت کے موقف میں جو فرق نظر آتا ہے اُس کی وجہ بھی کلام نبویؐ کی فصاحت و بلاغت اور لغوی و معنوی گہرائی و سعت ہے، جس کی گنجائش بہرحال کلام نبویؐ میں موجود ہے۔

تہذیب اور زبان دانی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسے جیسے تہذیب میں تغیر آتا جاتا ہے، زبان میں بھی خود بخود تبدیلی ہوتی جاتی ہے۔ قدیم الفاظ اور اسالیب مرتے جاتے ہیں اور جدید الفاظ اور اسالیب اُن کی جگہ لیتے جاتے ہیں۔ لیکن تہذیب ہو یا زبان، وقت کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں اُن میں ہوتی ہیں، وہ مظاہر تک محدود رہتی ہیں، اُصولوں تک نہیں پہنچتیں۔ اور جب اُصولوں تک پہنچ جاتی ہیں تو پھر نہ تہذیب وہ تہذیب رہتی ہے، نہ زبان وہ زبان (۴)۔ چونکہ اسلامی تہذیب و تمدن کے بنیادی مآخذ قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی زبان عربی ہے لہذا اسلامی تہذیب و تمدن کے تحفظ اور بقا کے لئے لغات القرآن اور لغات الحدیث ایک موثر کردار ادا کرتی ہیں۔ علماء اور محدثین کرامؒ نے اِسی ضرورت کے پیش نظر ''لغات القرآن'' کی ضخیم اور بعض نے مختصر کتب مدون کیں اور ''لغات الحدیث'' کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے تراجم، شروح اور کتب کی طرف توجہ دی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی زبانوں کے تلفظ، ادائیگی، مفہوم اور نئے الفاظ کے اِضافے سے قدیم اور جدید زبان میں فرق پیدا ہو رہا ہے۔ قدیم الفاظ متروک ہو رہے ہیں اور نئے مستعمل ہیں۔ موجودہ زمانے کے عرب معاشروں کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں اب فرانسیسی، انگریزی، اطالوی، انڈونیشی، ہندی، اور دیگر زبانوں کے کئی الفاظ اب عرب عوام کی روزمرہ کی زندگی کے معمولات، مطالعے اور بول چال میں راہ پا چکے ہیں۔ علمی، ادبی، فنی، سائنسی، سیاسی الفاظ و اصطلاحات رواج پا گئی ہیں۔ اِس صورت حال میں رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی حفاظت اور سمجھ کیلئے ''لغات الحدیث'' پر کتب کی ضرورت اور اہمیت مزید بڑھتی رہے گی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ عامتہ الناس کو اپنی عملی ضروریات پورا کرنے کیلئے اور عربی زبان کی متوسط استعداد کے حامل افراد کو اپنی علمی ضروریات کی تسکین کیلئے متن حدیث اور اُس کی لُغوی اور معنوی تشریح کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ زبان کی علمی

اور فنی باریک بینیوں سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔

برصغیر میں ''علوم الحدیث'' کی خدمت اور اعتراف برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علوم الحدیث کی جو خدمت سرانجام دی ہے وہ عالم آشکارا ہے۔ اس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علماء نے کی ہے۔ چند معروف اہل علم کے تاثرات ملاحظہ کیجیے۔ علامہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں ''اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دوچار ہو جاتا''۔ ماضی قریب کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلجی کو ایک انٹریو دیتے ہوئے فرمایا ''میرا (علمی) وجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے''۔ معروف مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب ''مفتاح السنۃ'' میں ہندوستان کے علماء کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ''ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو'' (۵)۔

برصغیر پاک و ہند میں احادیث مبارکہ کی خدمت کا کام تین جہتوں میں ہوا ہے۔ پہلا کام صحاح ستہ کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہوا۔ اِس کے نتیجے میں عربی اور اردو میں نہایت وقیع اور مستند کتابیں وجود میں آئیں جنہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم اور خصوصاً ''لغات الحدیث'' کی ضرورت کو بڑی حد تک پورا کر دیا۔ دوسرا کام تدوین، حجیت اور حفاظت حدیث کے حوالے سے ہوا جس کا مقصد اس خطے میں ''انکار حدیث'' کے فتنے کا خاتمہ کرنا تھا۔ تیسرا کام اصول حدیث کے حوالے سے ہوا (۶)۔

برصغیر میں اُردو ''لغات الحدیث'' پر ہونے والا کام

ہماری تحقیق کے مطابق اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر ہونے والا پہلا اور آخری، جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزمان، متوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء (۷) نے کیا ہے۔ ''انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے مرتب کی جانے والی اِس لغت کی ابتدائی پانچ جلدوں کو مطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں شائع کیا (۸)۔ پھر علامہ وحید الزمان نے اِس لغت پر نظر ثانی کے دوران اضافے کئے اور ''اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے شائع کیا (۹)۔ موجودہ ناشر نے اِس کتاب کو ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہواً بعض الفاظ کے معنی و تشریحات نہ ہو سکی تھیں اُن کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے (۱۰)۔ مولانا عبد الحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی (۱۱)۔ اِس لغت اور مؤلف کا تفصیلی تعارف ہم آئندہ سطور میں پیش کریں گے۔

اُردو ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کیوں نہیں ہوا؟

۱۹۰۷ء میں نامکمل شکل میں، اور ۱۹۱۶ء میں مکمل ہوکر شائع ہونے والی علامہ وحید الزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' سے پہلے اور بعد میں بھی برصغیر کے علماء اور محققین کی جانب سے اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر کام نہیں کیا گیا۔ اِس کی سمجھ میں آنے والی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ماضی کہ علماء، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔لہذا عربی زبان میں موجود عربی شروح اور ''لغات الحدیث'' اُن کی علمی، تدریسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پوری کر رہی تھیں۔ دوسری وجہ یہ رہی کہ اُردو زبان میں کتب احادیث کے تراجم اور شروح کی صورت میں مفصل اور مستند کتابیں وجود میں آگئیں تھیں۔ اِنہوں نے علماء، اساتذہ، محققین اور طلباء کو احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم میں خصوصاً اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کی ضرورت سے مستغنی کردیا تھا۔ اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر مزید کام نہ ہونے کی تیسری وجہ یہ بھی رہی ہوگی کہ لغت نویسی ایسا مشکل اور کٹھن کام ہے جس کے لئے عربی اور اُردو زبان پر قدرت ومہارت، تحقیقی ذہانت، وقت اور مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی محل نظر ہے کہ اردو زبان میں علامہ وحید الزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف کا اصل مقصد بھی فریقین اہل سنت اور اہل امامیہ کی احادیث جمع کرنا تھا تاکہ وہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے سکے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو وہ اِس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کرلیں (۱۲)۔ حالانکہ وہ اُردو زبان میں کتب احادیث کی شروح اور تراجم کی صورت میں ہونے والے مستند کام سے بخوبی واقف تھے۔ اگر علامہ کے پیش نظر مذکورہ بالا مقصد نہ ہوتا تو شائد اردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر کوئی بھی کام نہ ہوا ہوتا۔

کیا اُردو ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کی ضرورت ہے؟

برصغیر پاک و ہند کے دینی مدارس کے نصاب میں عموماً حسن بن محمد رضی الدین الصاغانی کی کتاب ''مشارق الانوار'' اور ابوعبداللہ ولی الدین خطیب تبریزی کی کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' پڑھائی جاتی ہیں جن کی متعدد اُردو شروح اور حواشی لکھی گئی ہیں (۱۳)۔ دینی مدارس میں احادیث مبارکہ کتابی طریقۂ تدریس کے تحت پڑھائی جاتی ہیں۔ دوران تدریس صَرف ونَحو پر زور دیا جاتا ہے۔ عربی عبارت کا اُردو ترجمہ یا کسی مقامی زبان میں ترجمہ کر کے مطلب واضح کردیا جاتا ہے۔ تحریری کام نحوی ترکیب پر کرایا جاتا ہے۔ انشائیہ سوالات و جوابات لکھوائے جاتے ہیں۔ حدیث کی اسناد اور موقع محل سمجھایا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ حدیث سے وابستہ فقہی مسائل اور اُصول بھی سمجھائے جاتے ہیں۔ اِس طریقۂ تدریس کے نتیجے میں تیار ہونے والے آئمہ کرام میں متعدد خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ خامی پیدا ہو گئی ہے کہ ماضی کہ علماء، اساتذہ اور محققین کو عربی زبان پر جو عبور حاصل تھا وہ اِن آئمہ کو نہیں رہا۔ نتیجتاً وہ عربی لغات الحدیث سے کماحقہ استفادہ نہیں کرسکتے۔ غالباً اِس کمزوری کی ایک وجہ اُمت مسلمہ کی دگرگوں روحانی، سماجی، معاشی اور سیاسی حالت اور

طلبِ علم کے شوق، اِخلاص اور دلچسپی میں کمی ہے۔ لہذا یہ صورت حال اُردو ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کرنے کی ضرورت اِسلئے ہے کیونکہ اِس موضوع پر ''لغات الحدیث'' کے نام سے جامع اور مبسوط کام صرف علامہ وحید الزمان نے کیا ہے۔ لیکن اِس لغت کی اشاعت جدید میں بھی اصلاح کے باوجود ایسی غیر متعلق باتیں موجود ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے اور ضخامت و حجم بھی زیادہ ہے۔ اِس کتاب بہتر بنانے کیلئے مذکورہ بالا حوالوں سے کام کی ضرورت ہے جو اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کرنے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ اِس کتاب کا تفصیلی جائزہ ہم آیندہ سطور میں پیش کرینگے۔

علاوہ ازیں، ہماری نظر میں درج ذیل کتب احادیث پر اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کی مناسبت سے ثانوی حیثیت کا کام ہوا ہے:۔

(۱) کتاب: اربعین نووی (۲) کتاب: اِرشادالطالبین۔ شرح اُردو زادالطالبین (۳) کتاب: انوارِ غوثیہ۔ شرح الشمائل النبویہ (۴) کتاب: بشیر القاری۔ شرح البخاری (۵) کتاب: بندۂ مومن (۶) کتاب: تدبر حدیث۔ شرح مؤطا امام مالکؒ (۷) کتاب: ریاض الصالحین (۸) کتاب: فیوض الباری (۹) کتاب: مظاہر حق۔ شرح مشکوٰۃ المصابیح (۱۰) کتاب: منہاج البخاری۔

تلاش کرنے سے مزید کتب بھی سامنے آسکتی ہیں۔ مذکورہ کتب احادیث میں عربی متن، اردو ترجمہ و تشریح، حل لغات اور الفاظِ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث بھی کی گئی ہے۔ لہذا اِن کتب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے ''لغات الحدیث'' پر نیا کام کیا جاسکتا ہے۔ اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع کی مناسبت سے کئے جانے والے ثانوی حیثیت کے کام کا تفصیلی تعارف ہم آیندہ سطور میں کریں گے۔

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ ''غریب الحدیث'' کا علم اُن احادیث مبارکہ سے بحث کرتا ہے جن کے معنی و مفہوم بہت سے لوگوں پر عربی زبان کے بگڑ جانے کی وجہ سے واضح نہیں ہوتے۔ علوم الحدیث کے ماہرین ''غریب الحدیث'' کے علم کو ''لغات الحدیث'' کے دائرے میں شامل نہیں کرتے۔ لیکن ہمارے نزدیک، جوہری اعتبار سے یہ علم بھی ''لغات الحدیث'' کے عنوان سے متعلق ہے کیونکہ اس علم میں الفاظ کے صحیح معنی اور مفہوم سے بحث کی جاتی ہے۔ لہذا اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر مزید کام کرنے کے دوران ''غریب الحدیث'' پر کئے جانے والے کاموں سے بھی فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ اِس موقع پر مناسب ہوگا کہ عربی زبان میں غریب الحدیث علم پر ہونے والے کام کا مختصر تعارف بھی پیش کردیا جائے۔

عربی زبان میں اس علم پر سب سے پہلے ابوعبیدہ معمر بن المثنیٰ بصریؒ (متوفی ۲۱۰ھ/۸۲۵ء) نے ایک مختصر

تصنیف کی۔ پھر ابوالحسن نضر بن شمیل مازنیؒ (متوفی ۲۰۴ھ/۸۱۹ء) نے اِس سے بڑی کتاب لکھی۔ بعد ازاں ابوعبید قاسم بن سلامؒ (متوفی ۲۲۳ھ/۸۳۸ء) نے ایک ایسی کتاب لکھی جس کی تصنیف میں پوری عمر کھپا دی۔ علاوہ ازیں ابن قتیبہؒ (متوفی ۲۷۶ھ/۸۸۹ء) اور پھر زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ/۱۱۴۳ء) نے اپنی کتاب الفائق فی غریب الحدیث مرتب کی۔ اس کے بعد مجد الدین المعروف ابن الاثیرؒ (متوفی ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء) نے النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر تحریر کی۔ الاُرمویؒ نے نہایہ کا ایک ضمیمہ لکھا۔ امام سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے اپنی کتاب الدّر النثیر تلخیص نھایۃ ابن الاثیر میں نہایہ کا خلاصہ تحریر کیا(۱۴)۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کے مصنف علاّمہ وحید الزمانؒ کا تعارف

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث میں علامہ وحید الزمانؒ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ اُنہوں نے کئی جہتوں سے علم حدیث کی خدمت کی ہے۔ علامہ کی ولادت ۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء میں بمقام کانپور ہوئی اور وفات شعبان ۱۳۳۸ھ/مئی ۱۹۲۰ء میں بمقام وقار آباد ہوئی(۱۵)۔ علوم مروجہ کی تعلیم و تربیت اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ سے حاصل کی(۱۶)۔ خاندانی طور پر حنفی المسلک تھے اس لیے اوائل عمر میں حنفی مسلک سے بڑا شغف تھا۔ اِسی بنا پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''شرح الوقایہ'' کا ترجمہ اور نہایت مبسوط شرح لکھی۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب ''نور الانوار'' کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا۔ علامہ تفتازانی کی ''شرح العقائد النسفیہ'' کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد کے دور میں اپنے برادرِ بزرگ مولانا بدیع الزمان کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کے بعد غیر مقلد ہو گئے تھے۔ لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے(۱۷)۔ اُن کے بعض تفردات سے شیعی عقائد کے ساتھ ہم آہنگی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ اِسی وجہ سے اکابر علمائے اہل حدیث نے اُن سے پُرزور بے زاری کا اظہار کیا(۱۸)۔ علامہ وحید الزمان کی علمی خدمات کا اندازہ اُن کی تصنیفات اور تالیفات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے عربی اور اردو زبان میں ۲۶ کتابیں تالیف کیں(۱۹)۔ علامہ وحید الزمانؒ کی ایک بے مثال علمی خدمت اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت کی تالیف ہے۔ سطورِ ذیل میں اِس عظیم علمی کتاب ''لغات الحدیث'' کا تعارف اور جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کا تعارف

ہماری تحقیق کے مطابق اُردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد، جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزماں کی تالیف ''اسرار اللغۃ مع انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' ہے۔ یہ کتاب اس وقت ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے منظر عام پر ہے۔ اِس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں ''انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے شائع کیں(۲۰)۔ پھر علامہ وحید الزمان نے نظر ثانی کے دوران اس میں اضافے کیے اور ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے ''اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے اِسے شائع کیا(۲۱)۔ موجودہ

ناشر نے اِس کتاب کو ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہواً بعض الفاظ کے معنی و تشریحات نہ ہو سکی تھیں اُن کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے (۲۲)۔ مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی (۲۳)۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کا سببِ تالیف

علامہ وحید الزمان کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف کا سبب اور مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اب شروع ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث بزبان اردو مرتب کر اور اِس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کرتا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے اور جس لفظ کے معنی میں اُن کو اشکال پیدا ہو وہ اِس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کریں'' (۲۴)۔ علامہ وحید الزمان کے اِس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دونوں گروہوں کا احترام کرتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں تھے۔ ہمارے اِس موقف کو علامہ کی ایک اور کتاب ''ھدیۃ المھدی من الفقہ المحمدی'' سے مزید تقویت ملتی ہے جس میں علامہ نے اہل حدیث حضرات کے بنائے ہوئے شرک و بدعت کے وسیع دائرے پر تنقید کی ہے اور انہیں غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے (۲۵)۔ یہاں اس امر کی تذکیر بھی ضروری ہے کہ علامہ وحید الزمان مسلکاً غیر مقلّد تھے لیکن بعض امور میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے (۲۶)۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کے مصادر

کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف میں مفصلہ ذیل عربی کتب لغت سے مدد لی گئی ہے۔

(۱) النھایۃ فی غریب الحدیث و الاثر۔ ابن الاثیر الجزری

(۲) مجمع البحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار ۔محمد طاہر پٹنی

(۳) قاموس المحیط (۴) صحاح للجوہری (۵) محیط المحیط (۶) المنتھی الارب

(۷) مجمع البحرین ۔ابن الساعاتی بغدادی (۸) الدر النثیر فی تلخیص النہایۃ (۹) الغریبین

(۱۰) الفائق ۔زمخشری (۱۱) المغرب (۱۲) شرح النہج العجیب (۱۳) لسان العرب (۲۷)

کتاب ''لغات الحدیث'' کا منہج تدوین

اِس لغت میں علامہ وحید الزماں نے اہل لغت کے مروجہ طریقے کے مطابق مادوں کو حروف تہجی پر ترتیب دیا ہے۔ منہج تدوین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اِس کتاب میں ہر لغت کو شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دے دیے گئے ہیں تا کہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اس لیے نہیں کی گئی کہ یہ لغت عربی

دانوں کے لیے نہیں ہے۔ ترتیب لغات اس طرح رکھی گئی ہے کہ حرفِ اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا گیا ہے'' (۲۸)۔ ہماری تحقیق کے مطابق اِس لغت میں مؤلف نے ایک لفظ کے جتنے معنی ائمہ لغت نے دیئے ہیں ان سب کو نقل کیا ہے۔ حدیث میں جہاں وہ لفظ آیا ہے پورے فقرے کو نقل کیا ہے اور اُس کا ترجمہ اور تشریح بھی کی ہے۔ الفاظ کی صَرفی تعلیل بھی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر حدیث کی تاویل اور توجیہہ بھی ملتی ہے۔ اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اہلِ لغت کی فروگذاشت اور تسامح کا بیان اور اُن پر نقد بھی کی گئی ہے جس کی مثال کتاب کے مقدمے میں بھی ملتی ہے۔ اِس منہج کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

بَدأ: یہاں طلاق کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ''ب'' ص ۲۵)

بَدعَ: یہاں بدعت کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ''ب'' ص ۲۹)

خَبثَ: اِس لفظ کی تاویل میں حلال وحرام کی بحث ملتی ہے۔ (جلد ۱، کتاب ''خ'' ص ۵)

هَلُمّه: اِس لفظ کی صَرفی اور نحوی تحلیل کی گئی ہے۔ (جلد ۴، کتاب ''ہ'' ص ۳۹)

زیرِ بحث کتاب میں علامہ نے لغت کے عام الفاظ ''محیط المحیط'' سے نقل کئے ہیں۔ حدیث کی لغوی تشریح مجمع البحار الأنوار مؤلفہ علامہ محمد بن طاہر پٹنی (متوفی ۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) سے لی ہے۔ الدر النثیر میں کی گئی النہایۃ ابن الاثیر کی تلخیص بلاکم وکاست اس لغت میں سمو دی ہے۔ الفائق زمخشری کا بیشتر حصہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ ائمہ لغت نے چونکہ احادیث امامیہ کی لغات کے نقل کرنے کا التزام نہیں کیا ہے اس لیے اہل امامیہ کی احادیث کی لغات کو ان ہی کی کتابوں خصوصاً مجمع البحرین ومطلع النیرین مؤلفہ فخر الدین الطریحی النجفی (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۳ء) سے لیا ہے (۲۹)۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کی خصوصیات

کسی بھی لغت کو مرتب کرنا بہت سخت اور کٹھن کام ہے۔ خصوصاً حدیث کی لغت تیار کرنے کے لیے ایک مصنف کو کیسی مشقت کرنی پڑی ہوگی اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔ ذیل میں کتاب ''لغات الحدیث'' کی چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علامہ وحید الزمان نے اِس موضوع پر جامع اور مکمل کتاب اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر لکھی ہے کہ احادیث کے معانی اور مطالب کے سمجھنے اور حل کرنے میں ہر حیثیت سے مدد دے سکے۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اِس قسم کی علمی اور تحقیقی تصنیف سے اردو زبان کا دامن یکسر خالی ہے۔ یہ کتاب اِسی مقصد کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اردو میں اپنی نوعیت اور اپنے انداز کی یہ پہلی کتاب ہے جس کا اندازہ قارئین کتاب کے ہر صفحے سے کر سکیں گے۔ یہ لُغت حالانکہ متوسط افراد کے لیے لکھی گئی ہے لیکن اِعراب لگ جانے کی باعث مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔ لُغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اردو میں کیا گیا ہے جس سے عربی لفظ کا اردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے جو ترجمہ

کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ الفاظ کی صرفی تعلیلات اور حدیث کی شرح نے کتاب کے معیار کو مزید بڑھا دیا ہے۔کتاب ''لغات الحدیث'' میں حدیث کے لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ، محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔الفاظ حدیث کو سمجھانے کے لیے مؤلف کتاب نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات و مشاہدات سے کام لیا ہے۔اس انداز کو اختیار کرنے کے نتیجے میں بلاد عرب اور ہندوستان کے بعض سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات اور مقامات کی تاریخ بھی محفوظ ہوگئی ہے۔ذیل میں اِن خصوصیات کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:۔

اُبلیٰ: مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے	(جلد۱، کتاب ''الف'' ص ۸)
اَبوآء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام	(جلد۱، کتاب ''الف'' ص ۹)
اَبیَن: ایک گاؤں کا نام	(جلد۱، کتاب ''الف'' ص ۸)
بابل: سرزمینِ عراق اور اُس کے شہروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے	(جلد۱، کتاب ''ب'' ص ۶)
بَحَرٌ: سود کے حوالے سے سماجی اور معاشی مسائل پر گفتگو کی ہے	(جلد۱، کتاب ''ب'' ص ۲۱)
زَربٌ: حیدرآباد دکن کے شاہی اور سماجی نظام کے منظرنامہ پر تبصرہ	(جلد۲، کتاب ''ز'' ص ۱۳)
کاظمین: بغداد اور کربلا کے درمیان ایک بستی	(جلد۴، کتاب ''ک'' ص ۶۱)
خترٌ: برِصغیر ۱۸۵۷ء کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں	(جلد۱، کتاب ''خ'' ص ۱۲)
نزول: حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر کی جنگ کا واقعہ بیان کیا ہے	(جلد۴، کتاب ''ن'' ص ۵۱)

یہ لغت نہ صرف عام اردوداں طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغناء کا باعث بن گئی ہے۔اس لحاظ سے علامہ وحیدالزمان کا یہ اردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کے تسامحات

اس لغت میں ایسی غیر متعلق باتیں بھی آگئی ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالیہ اشاعت میں ان غیر ضروری باتوں کو حذف کر دیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں تو کوئی کمی نہیں آئی البتہ ضخامت اور حجم کتاب میں کمی واقع ہوگئی ہے جو طباعتی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔لیکن ہماری نظر میں اب بھی لغت کی اس کتاب میں خاصی چیزیں غیر متعلق ہیں۔اگر ان کو بھی حذف کر دیا جائے۔تو کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر ضخامت میں مزید کمی واقع ہوسکتی ہے۔ذیل میں اِس سقم کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:۔

ثلث:۔۔۔مولانا بشیرالدین قنوجی جو میرے شیخ تھے حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ھواللہ احد کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ۔۔۔(جلد۱،

کتاب ''ت وث'' ص ۴۵)

جنّ: یہاں جنوں کے حوالے سے طویل بحث کی ہے۔ مثلاً ناقل ہیں۔۔۔ میرے بھائی نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جس نے وہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی۔۔۔ ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی بیان کرتے تھے کہ اُن کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے۔۔۔ (جلد ۱، کتاب ''ج'' ص ۱۱۴)

ختر: یہاں، برِ صغیر کے سیاسی واقعات بیان کرتے ہیں۔ نانا راؤ، تانتیا توپی اور نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ کے زمانے میں ہونے والی کی عہد شکنی اور دشمن کے غلبہ کے واقعات کو بیان کیا ہے۔ (جلد ۱، کتاب ''خ'' ص ۱۲)

ذَرِعَ: ۔۔۔ مترجم کہتا ہے، میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔ بعض لوگ ران کا گوشت پسند کرتے ہیں۔ اللہ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔ (جلد ۲، کتاب ''ذ'' ص ۱۳)

جلل: یہاں اپنے خاندان کا ایک وردِ عام مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے۔ (جلد ۱، کتاب ''ج'' ص ۸۰)

صنعَ: اس مقام پر لوگوں کے ساتھ اپنے حسنِ سلوک کے صلے میں بدسلوکی اور مالی نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ (جلد ۲، کتاب ''ص'' ص ۱۰۳)

عَرفَ: یہاں پر ابوذر غفاریؓ، امام جعفر صادقؒ، معروف کرخیؒ کے اقوال، واقعات اور دینی مسائل بیان کیے ہیں۔ (جلد ۳، کتاب ''ع'' ص ۸۷۔۸۴)

اِن کمزوریوں کے باوجود بھی علامہ وحید الزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' موجودہ زمانے میں بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اِس زمانے کہ علماء، اساتذہ، طلباء اور محققین کو عربی زبان پر وہ قدرت و عبور حاصل نہیں ہے جو سلف کو تھی۔ لہٰذا وہ عربی زبان میں موجود ''لغات الحدیث'' سے کماحقہ اپنی علمی، تدریسی اور تحقیقی ضرورتوں کو پورا نہیں کر پاتے ہیں۔ علامہ وحید الزمان کی کتاب ''لغات الحدیث'' نے یہ ضرورت پوری کر دی ہے۔

اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے ''علوم الحدیث'' کے میدان میں جو خدمت سرانجام دی ہے اُس میں صحاح ستہ کی عربی اردو شروح اور تراجم کو بہت اہم کام شمار کیا جاتا ہے۔ اِس عظیم کام کے نتیجے میں اردو زبان میں جو کتابیں وجود میں آئیں اُنہوں نے احادیث مبارکہ کی تعلیم و تفہیم اور خصوصاً ''لغات الحدیث'' کی ضرورت کو کافی حد تک پورا کر دیا۔ ہماری نظر میں احادیث مبارکہ پر ہونے والے اِن کاموں کو اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' کے موضوع کی مناسبت سے کئے جانے والے ثانوی حیثیت کے کاموں میں شمار کیا جانا چاہیے۔ سطور ذیل میں اُن کاموں کا مختصر تعارف حروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔کتاب: اربعین نووی

اردو زبان میں لغات الحدیث پر ثانوی حیثیت کا کام امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) کی منتخب کردہ احادیث کے عربی مجموعے اربعین نووی پر ہوا ہے۔ یہ کتاب پاکستانی جامعات کے نصاب میں شامل ہے۔ طلبہ کی نصابی ضرورت کے پیش نظر اس کتاب کو مختلف افراد نے شائع کیا ہے۔ جس میں احادیث کا عربی متن، اردو ترجمہ، تشریح اور حل لغات شامل ہیں۔ پہلی مثال، حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی کی مشترک اُردو تالیف اربعین نووی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں شائع ہوا(۳۰)۔ دوسری مثال، مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمٰن کی اُردو کاوش اربعین نووی ہے جو پہلی مرتبہ ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی(۳۱)۔ ہماری نظر میں اِس کتاب کو اُردو زبان میں ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں الفاظِ حدیث پر لغوی بحث بھی موجود ہے۔

۲۔کتاب: اِرشادالطالبین۔شرحِ اُردو زادالطالبین

تین سو اُنتیس احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب ''زادالطالبین'' مولانا عاشق الٰہی البرنی کی عربی تالیف ہے ۔یہ کتاب فن علم حدیث سے تعلق رکھتی ہے اور دینی مدارس کے درجہ ثانیہ کے نصاب میں شامل ہے جس کا مقصد طلباء کو علم صرف ونحو کی مہارت اور علم ادب سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مدرس مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب نے اِس کتاب کی ہر حدیث مبارکہ کا ترجمہ، تشریح، تخریج، تحقیق لغوی، صرفی اور ترکیب کو سادہ اور اچھے انداز سے تحریر کیا ہے اور اِس کتاب کا نام ''اِرشاد الطالبین۔شرح اُردو زاد الطالبین'' رکھا ہے۔ اِسے مکتبہ اسلامیہ، چارسدہ نے اپریل ۱۹۹۵ء میں دوسری مرتبہ شائع کیا ہے(۳۲)۔ اِس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظِ حدیث پر لغوی و صرفی تحقیق کی ہے۔ لہٰذا ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۳۔کتاب: انوارِ غوثیہ۔شرح الشمائل النبویہ

یہ کتاب ''شمائل الترمذی'' کا اردو ترجمہ اور شرح ہے جسے مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے مدون کیا ہے۔ ''شمائل ترمذی'' کے مکمل متن، ترجمہ وشرح پر مشتمل اور مستند عربی شروح کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ کتاب عالمانہ ہی نہیں عارفانہ بھی ہے اور اصلاح وہدایت کا سامان بھی لیے ہوئے ہے۔ اِس میں مختلف احادیث کی روشنی میں فقہی مسائل اور طبی نکات بھی نکالے گئے ہیں۔ راویوں کے حالات حواشی میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ مشکل عربی لغات کو حل کیا گیا ہے تاکہ عربی اور اردو دان طبقہ مستفید ہو سکے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ شرح تاریخی، سوانحی، لغوی، لسانی ہر پہلو سے ممتاز ہے۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن عظیم پبلشنگ ہاؤس، خیبر بازار پشاور نے ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء نے

اور دوسرا ایڈیشن ضیاالدین پبلیکیشنز، کراچی نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے(۳۳)۔ چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۴۔ کتاب: بشیر القاری۔ شرح البخاری

بخاری شریف کی تفہیم و تشریح پر مشتمل یہ کتاب ''بشیر القاری شرح البخاری'' غلام جیلانی میرٹھی کی تالیف ہے۔ ایک جلد پر مشتمل یہ کتاب نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ ضیاء السنہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ کتاب احادیث کے عربی متن اور سلیس اردو ترجمے سے مزین ہے۔ مؤلف نے احادیث کی شرح اِس طرز پر کی ہے: باب اللغہ، باب النحو، باب المعانی، باب البیان، باب البدیع، باب الاحکام، باب التصوف۔ چونکہ اِس کتاب میں الفاظ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی ''لغات الحدیث'' کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے(۳۴)۔

۵۔ کتاب: بندۂ مومن

اِس کتاب میں کو دورِ حاضر کے اخلاقی مسائل کو مدنظر رکھ کر احادیث مبارکہ کو مرتب کیا گیا ہے۔ مصنف نے ۹۹ عنوانات کے تحت احادیث منتخب کی ہیں۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اور اُن کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مشکل عربی الفاظ کی لغوی تشریح اور آخر میں حدیث کی تشریح کی گئی ہے۔ یہ امر حیران کن ہے کہ اِس کتاب کے مصنف یا مرتب کا نام کہیں موجود نہیں ہے۔ ۶۶۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''تاج کمپنی'' نے ۱۹۵۹ء میں شائع کی(۳۵)۔ چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کے لغوی معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا گیا ہے اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب ''بندۂ مومن'' بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۶۔ کتاب: تدبرِ حدیث۔ شرح مؤطا امام مالکؒ

حدیث کی مشہور عالم کتاب ''مؤطا امام مالک'' ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (متوفی ۱۷۹ھ/۷۹۵ء) کی تالیف ہے۔ کتاب ''تدبرِ حدیث'' دراصل ''مؤطا امام مالک'' کے منتخب ابواب کی شرح ہے۔ یہ کتاب مولانا امین احسن اصلاحیؒ (متوفی ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء) کے اُن دروس پر مبنی ہے جو اُنہوں نے ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء کی دہائی میں اپنے قائم کردہ ادارے ''اِدارہ تدبر قرآن و حدیث'' میں دیے تھے۔ مولانا کے معاونین (خالد مسعود اور سعید احمد) نے ان دروس کو ٹیپ سے قرطاس کی زینت بنایا ہے۔ یہ کتاب ادارہ تدبر قرآن لاہور سے ۱۴۰۲ھ/۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی تالیف ''تدبرِ حدیث'' کتاب ''مؤطا امام مالکؒ'' کے درجِ ذیل منتخب ابواب پر مشتمل ہے:۔ کتاب الزکوۃ، کتاب البیوع، کتاب القراض، کتاب المساقاۃ، کتاب کراء

الارض، کتاب الشفعہ، کتاب الاقضیہ، کتاب الحدود، کتاب الاشربہ، کتاب العقول، کتاب القسامہ، کتاب الجامع (۳۶)۔

کتاب ''تدبرِ حدیث'' میں نے مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے متعدد الفاظِ حدیث کے معنی اور ان کے مطالب کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا ہے۔ لغات الحدیث کے حوالے سے ہونے والے ثانوی کام میں کتاب ''تدبر حدیث'' کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس کتاب میں بھی الفاظِ حدیث پر لغوی اور معنوی بحث کی گئی ہے۔

۷۔ کتاب: ریاض الصالحین (مترجم)

یہ کتاب امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ کتاب ''ریاض الصالحین'' کا اُردو ترجمہ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی نے کیا ہے اور اِسے ''دارالاشاعت کراچی'' سے شائع کیا گیا ہے (۳۷)۔ کتاب ریاض الصالحین کے مصنف امام نوویؒ نے یہ کتاب عام مسلمانوں کی زندگی سنوارنے کے لیے تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں روزمرہ زندگی سے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے اور پھر عنوانات قائم کیے ہیں۔ پھر اُن عنوانات سے متعلق آیات قرآنی اور احادیثِ صحیحہ کو مع حوالۂ کتب درج کیا ہے۔ لغات الحدیث کے کام کے حوالے سے اِس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ امام نوویؒ نے اِس کتاب میں حدیث کے مشکل الفاظ کے معنی اور مطالب بھی حسبِ موقع بیان کیے ہیں۔ لہذا کتاب ''ریاض الصالحین'' بھی ''لغات الحدیث'' پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمولیت کے قابل ہے۔

۸۔ کتاب: فیوض الباری

بخاری شریف کی تفہیم و ترجمانی پر مشتمل یہ کتاب ''فیوض الباری'' علامہ سید محمد احمد رضوی کی تالیف ہے۔ سات جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے مکتبہ رضوان لاہور نے شائع کیا ہے۔ مؤلف نے اِس کتاب میں احادیث مبارکہ کا اردو لفظی ترجمہ، الفاظ حدیث کی حسب ضرورت لغوی تحقیق، مسائل واحکام بیان کیے گئے ہیں (۳۸)۔ چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی لغات الحدیث پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

۹۔ کتاب: مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح (جدید)

چھ ہزار سے زائد احادیث مبارکہ پر مشتمل کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی متوفی ۷۴۰ھ یا ۷۴۸ھ کی عربی تالیف ہے جو حدیث کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ کتاب ''مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح'' علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی کی اُردو تالیف ہے جو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے اور اُن کے جانشین شاہ محمد اسحاق دہلوی کے خاص شاگرد ہیں۔ دراصل یہ کتاب حضرت شاہ محمد اسحاق

دہلوی کے اُردو ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اور شیخ عبدالحق محدّث دہلوی کی عربی شرح مشکوٰۃ المصابیح "لمعات التنقیح" کا اردو خلاصہ ہے۔ اِس کتاب میں دیگر خوبیوں کے علاوہ مشکل الفاظِ حدیث کی توضیح پھر اُس پر علمی و تحقیقی گفتگو کی گئی ہے لہٰذا یہ کتاب بھی "لغات الحدیث" کے موضوع پر ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے(۳۹)۔

۱۰۔ کتاب: منہاج البخاری

بخاری شریف کی تفہیم و تشریح پر مشتمل یہ کتاب "منہاج البخاری" علامہ معراج الاسلام کی تالیف ہے۔ دو جلدوں پر محیط یہ کتاب ابھی تک نامکمل ہے۔ اسے منہاج القرآن لاہور نے شائع کیا ہے۔ کتاب میں احادیث کا عربی متن اور اُن کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ مؤلف نے احادیث مبارکہ کی شرح میں مشکل الفاظ کی تشریح و توضیح اور محاورہ و لغت کے تناظر میں اِس کی تفہیم کی طرف عنوانات کی شکال میں بطور خاص توجہ دی ہے تاکہ طلباء اور عام قارئین علیٰ وجہ البصیرت الفاظ کے معانی اور اُن کی گہرائی سے آگاہ ہوں اور اُن کا علم رٹہ بازی تک محدود نہ رہے۔ قاری کے اطمنان کے لیے حسب ضرورت بعض مقامات پر احادیث کی مکمل شرح و وضاحت کے لیے پورے پس منظر کو پیش کیا ہے(۴۰)۔ چونکہ اِس کتاب میں الفاظِ حدیث کی لغوی تحقیق کا پہلو موجود ہے اِس لیے ہماری نظر میں یہ کتاب بھی "لغات الحدیث" کے موضوع پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شامل ہے۔

حرفِ اختتام

اُردو زبان میں " لُغات الحدیث" پر ہونے والے کام کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتائج سامنے آتے ہیں:۔

۱۔ لغات الحدیث پر اُردو زبان میں کیا جانے والا منفرد اور جامع ترین کام علامہ وحید الزمان کی تالیف "لغات الحدیث" ہے۔ اِس کتاب کے منتخب ابواب کو قدیم اور جدید تعلیم مدارس کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہئے اور حوالہ جاتی کتب کی فہرست میں شامل کرنے کے ساتھ اِس کے نسخے لائبریری میں موجود ہونے چاہئیں۔

۲۔ لغات الحدیث مرتب کرنا بلاشبہ ایک مشکل کام ہے مگر اِس کے باوجود بھی اُردو زبان میں لغات الحدیث پر مزید کام کرنے کی ضرورت موجود ہے۔ لہٰذا علامہ وحید الزمان کی تالیف "لغات الحدیث" اور اِس مقالے میں مذکورہ دس کتب احادیث جو اُردو زبان میں "لغات الحدیث" پر ہونے والے ثانوی حیثیت سے بہت مفید ہیں، اِن کے ساتھ غریب الحدیث کے کام کو سامنے رکھ کر جدید لغات الحدیث مرتب کی جانی چاہئیں۔

۳۔ اُردو زبان میں "لغات الحدیث" پر جدید کام کرنے کے سلسلے میں ہماری جامعات کو ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر لغات الحدیث مرتب کروانے کا کام کرنا چاہئے۔ اِس سلسلے میں بڑے اشاعتی ادارے بھی اپنے طور پر اِس کام کو کروا کر اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۴۔ اُردو زبان میں لکھی جانے والی وہ شروح جن میں الفاظ احادیث کی لغوی بحث موجود ہے اُنہیں "لغات الحدیث"

پر ہونے والے ثانوی حیثیت کے کام میں شمار کیا جانا چاہئے کیونکہ وہ احادیث کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور لغوی مشکلات کو حل کرتی ہیں۔

۵۔ غریب الحدیث کے علم پر کی جانے والی تالیفات بھی لغات الحدیث کے زمرے میں ہی شمار کی جانی چاہئیں کیونکہ وہ احادیث مبارکہ کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور حدیث کی لغوی مشکلات کو حل کرتی ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ گوپی چند نارنگ، ''لغت نویسی کے مسائل'' ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر نئی دہلی، جلد ۲۵ ضمیمہ شمارہ نمبر ۹، ستمبر ۱۹۸۵، ص ۲۰

۲۔ مولانا مفتی محمد شفیع، ''المعجم''، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۷۴، ص ۱۷

۳۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ''مشکوٰۃ شریف مترجم'' مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور، ت ن، دیکھئے: مقدمہ در مصطلحاتِ حدیث

۴۔ اُردو سائنس بورڈ، ''گھریلو انسائیکلوپیڈیا''، مرتبہ عملۂ ادارت، اُردو سائنس بورڈ، ۲۹۹۔ اپر مال، لاہور، طباعت دوئم، ۱۹۸۸، ص ۷۴۳

۵۔ ارشاد الحق تھانوی، ''پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات'' ادارۃ العلوم الاثریہ، فیصل آباد، طباعت دوئم، نومبر ۲۰۰۱، ص ۶۶

۶۔ ڈاکٹر سہیل حسن ''معجم اصطلاحات حدیث'' ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۳، ص ۴۱۔۴۲

۷۔ اس مقالے میں ہجری اور عیسوی تاریخوں کی مطابقت کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:۔

(۱) ''جوہر تقویم'' ضیاالدین لاہوری، ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۴

(۲) ''تقویم تاریخی'' عبدالقدوس ہاشمی، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۸۷

۸۔ علامہ وحید الزمان، ''لغات الحدیث'' میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب، آرام باغ، کراچی، ت ن، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۹۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، ''حیات وحید الزماں'' ناشر: نور محمد، اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی، ۱۹۵۷ء ص ۱۴۹

۱۰۔ علامہ وحید الزمان، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: عرض ناشر ص ۵

۱۱۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۴۹

۱۲۔ علامہ وحید الزمان، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف

۱۳۔ شاہ معین الدین احمد ندوی ''مقالات سلیمان''، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ج ۲، ص ۴۔۵

۱۴۔ ڈاکٹر صبحی صالح ''علوم الحدیث'' ترجمہ: غلام احمد حریری، ملک سنز پبلشرز، فیصل آباد، پانچواں ایڈیشن ۱۹۹۷، ص ۱۴۸

۱۵۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: علامہ وحید الزمان کے حالات زندگی، ص ۱۱، ۱۵، ۸۳

۱۶۔ حوالہ بالا، دیکھئے: علامہ وحید الزمان کی تعلیم وتربیت کن علماء نے کی، ص ۱۴، ۱۷، ۲۱، ۲۳

۱۷۔ حوالہ بالا، ص ۱۰۱

۱۸۔ ارشاد الحق تھانوی، ''پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات'' ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد، نومبر ۲۰۰۱،ص ۸۰
۱۹۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: علامہ وحید الزمان کی تصنیفات و تالیفات، باب ہفتم
۲۰۔ علامہ وحید الزمان، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
۲۱۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۴۹
۲۲۔ علامہ وحید الزماں، حوالۂ مذکورہ، عرض ناشر، ص ۵
۲۳۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۴۹
۲۴۔ علامہ وحید الزماں، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
۲۵۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۴۲
۲۶۔ حوالۂ بالا، ص ۱۰۰
۲۷۔ علامہ وحید الزمان، حوالۂ مذکورہ، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
۲۸۔ حوالۂ بالا، دیکھئے: مقدمہ مؤلف
۲۹۔ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۵۳
۳۰۔ امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ، ''اربعین نووی'' ترجمہ: حافظ نذر احمد اور مولانا عزیز زبیدی، علمی کتاب خانہ، اردو بازار لاہور، دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۴
۳۱۔ امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ، ''اربعین نووی'' مع ترجمہ و تشریح، تالیف: مولانا قاری محمد عارف اور مولانا حافظ قاری فیوض الرحمٰن، پاکستان بک سنٹر، لاہور، جون ۱۹۷۱
۳۲۔ محمد عتیق الرحمٰن ''اِرشاد الطالبین۔شرح اُردو زاد الطالبین'' مکتبہ اسلامیہ، چارسدہ، طبع ثانی، اپریل ۱۹۹۵
۳۳۔ مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ''انوارِ غوثیہ۔شرح الشمائل المحمدیہ''، عظیم پبلشنگ ہاؤس، خیبر بازار پشاور، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء اور ضیاالدین پبلیکیشنز، کراچی، ت ن
۳۴۔ غلام جیلانی میرٹھی، ''بشیر القاری شرح البخاری''، مکتبہ ضیاء السنہ، لاہور، ت ن
۳۵۔ تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور/کراچی، ۱۹۵۹، کتاب: ''بندۂ مومن''
۳۶۔ مولانا امین احسن اصلاحی، ''تدبرِ حدیث، شرح مؤطا امام مالکؒ'' (منتخب ابواب) ادارہ تدبرِ قرآن، لاہور، ۲۰۰۰، دیکھئے: پیش لفظ
۳۷۔ امام محی الدین ابی زکریا بن شرف الدین نوویؒ ''ریاض الصالحین'' ترجمہ: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی، دارالاشاعت، کراچی، ت ن
۳۸۔ علامہ سید محمد احمد رضوی، ''فیوض الباری''، مکتبہ رضوان، لاہور، ۱۹۹۹
۳۹۔ علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی، ''مظاہر حق شرح مشکوٰۃ المصابیح'' (جدید) تزئین و ترتیب: مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری، دارالاشاعت، کراچی نمبر ۱، ۱۹۹۴
۴۰۔ علامہ معراج الاسلام، ''منھاج البخاری''، ادارہ منہاج القرآن، لاہور، ۲۰۰۰